حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تشریف آوری

قادیان ۱۲ ماہ تبوک ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج ۸ بجے شام بخیر و عافیت ڈلہوزی سے واپس تشریف لے آئے ۔ جملہ اہل بیت اور خدام حضور کے ہمراہ تھے ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تکان اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

جلد ۳۴ | ۱۳ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ھش | ۱۶ شوال ۱۳۶۵ ھ | ۱۳ ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۱۴

ہندو اخبارات کی افسوسناک روش

ہندو اخبارات کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص یہ تسلیم کرے گا ۔ کہ اگر ایک ہی ملک میں رہنے والی دو قوموں یعنی ہندو اور مسلمانوں نے اکٹھے رہنا ہے ۔ اور ان میں باہم خوشگوار تعلقات قائم ہوئے بغیر اس ملک کی نجات نہیں ہو سکتی ۔ تو اسے یہ بھی ماننا پڑیگا ۔ کہ ہندو اخبارات کے لئے لازم ہے ۔ کہ وہ اپنی موجودہ روش کو فوراً تبدیل کریں ۔ اس وقت ان کی طرز نگارش اور اسلوب بیان ایسا ہے ۔ کہ جس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا ۔ کہ مسلمانوں کے قلوب میں ہندوؤں سے بُعد اور دوری پیدا ہوتی جائے ۔ اور وہ روز بروز ان سے پرے ہٹتے جائیں ۔ کسی ادارہ کی سیاسی پالیسی پر اظہار رائے کرتے ہوئے طنز طعن تشنیع ۔ تعریض اور پھبتیوں سے پُر انداز تحریر دلوں کو ایک دوسرے کے قریب نہیں کر سکتا ۔ اور ہندو پریس کا آج کل یہی شیوہ ہے کہ مسلم لیگ اور مسلم راہنماؤں کی پالیسی پر اعتراض کرتے کرتے وہ ان کی ذات پر بھی حملے شروع کر دیتے ہیں ۔ حتیٰ کہ بعض اخبارات تو بعض افراد یا کسی ادارہ کو ملزم گردانتے ہوئے اسلام کو بھی زیر الزام لانا ضروری سمجھتے ہیں ۔ چنانچہ حال میں ایک اخبار نے یہاں تک لکھ دیا ۔ کہ قرآن کریم نے اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ غیر مسلموں کو قتل کر دیں ۔ حالانکہ یہ نہائت ہی شرمناک بہتان ہے ۔ اور قرآن کریم کی توہین کرنے والی بات ہے ۔ کہ اس کی طرف ایسی بات منسوب کی جائے ۔

بہر حال یہ امر نہائت ہی افسوسناک ہے ۔ کہ ہندو اخبارات ہر بات کو ایسے رنگ میں پیش کرتے ہیں ۔ کہ جس سے غالب گمان یہی ہوتا ہے ۔ کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے ۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ اب صلح نہیں کرنی ۔ بلکہ جنگ ہی رکھنی ہے ۔ کوئی بات تو ایسی نہیں جو وہ برادرانہ جذبہ کے ماتحت کریں ۔ اور کوئی تنقید ایسی نہیں ۔ جس سے ان کے مدنظر یہ ہو ۔ کہ ایک بھائی کی غلطی کو اس پر واضح کرنا ہے ۔ بلکہ بہانے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر اور اپنے رستہ کو چھوڑ کر مسلمانوں کو چڑانے اور ان کی کمزور پوزیشن کا احساس کرانے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ مختصر یہ ہے کہ کوئی بات ایسی نہیں جو ظاہر کرے ۔ کہ ہندو مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں ۔ گو غلطی خوردہ ہی سہی ۔ اور یہ معلوم ہو ۔ کہ وہ ان کے اندیشے اور خدشات دور کرنا چاہتے ہیں ۔ اور اس بات کے آرزومند ہیں ۔ کہ مسلمانوں کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے ۔ بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اب ان اخبارات نے فیصلہ کر رکھا ہے ۔ کہ ہندو مسلم کیمپوں کو مستقل اور دائمی صورت دے کر رہیں گے ۔ اور ظاہر ہے ۔ کہ یہ صورت ملک کے لئے کبھی مفید نہیں ہو سکتی ۔ عجیب بات یہ ہے کہ قریباً تمام کے تمام ہندو سکھ اخبار خواہ وہ کسی زبان کے ہوں ۔ اس بارہ میں قریباً ایک ہی پالیسی پر چل رہے ہیں ۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک قرارداد کے ذریعہ عمداً اسے اختیار کیا گیا ہے ۔

لطف یہ ہے کہ وہ تمام بڑے بڑے کانگرسی لیڈر جو اب بھی ہندو مسلم اتحاد کو دور حاضرہ کا بہت اہم مسئلہ قرار دیتے ہیں ۔ ہندو اخبارات کی اس روش کو کمال خاموشی کے ساتھ گوارا کر رہے ہیں ۔ اور ان کی طرف سے اس طرز تحریر کے خلاف کوئی لفظ بھی سننے میں نہیں آتا ۔

پس اگر تو ہندو مسلم اتحاد کو ضروری قرار دینے میں یہ لوگ حق بجانب ہیں اور دیانتداری سے اس کے قائل ہیں ۔ تو لازم ہے ۔ کہ وہ ہندو پریس کی روش کو تبدیل کرنے کے لئے فوری قدم اٹھائیں ۔ ورنہ اگر کچھ عرصہ تک ہندو اخبار نویسی اسی لائن پر چلتی رہی ۔ تو دونوں قوموں میں ملاپ کو یہ بہت حد تک ناممکن بنا دے گی ۔ ایک تو کانگرس کی موجودہ پالیسی نے مسلمانوں کو ہندوؤں سے دُور کر دیا ہے اور اب یہ اخبار جلتی پر تیل کا کام کر رہے ہیں ۔ اور اس کا نتیجہ جو ہو سکتا ہے ۔ وہ ظاہر ہے ۔ ہاں اگر مقصود ہی یہی ہو ۔ کہ دونوں قوموں میں منافرت کی خلیج کو اس قدر وسیع کر دیا جائے ۔ کہ ملاپ کی کوئی صورت ہی نہ رہے تو الگ بات ہے ۔

اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے ، کہ مسلم اخبار اس وقت کافی احتیاط سے کام لے رہے ہیں ۔ اور باوجود اس کے کہ مسلمانوں کے قلوب مجروح ہیں ۔ اور ان میں بالعموم ناراضگی کے جذبات پائے جاتے ہیں ۔ پھر بھی مسلم پریس جذبات پر قابو رکھنے کی کوشش کر رہا ہے گو افسوس ہے کہ بعض مسلم اخبارات ایسے نازک وقت میں بھی ایک سخت نقصان دہ غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں ۔ یعنی وہ اس موقعہ پر بھی ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ سے نہیں چوکتے اور ذاتیات کی رَو میں اس قدر بہہ جاتے ہیں ۔ کہ اتحاد بین المسلمین کا اہم مقصد ان کی نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے ۔

ایڈیٹر : رحمت اللہ خان شاکر
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

مسجد احمدیہ لنڈن میں عید الفطر کی تقریب

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مجاہد لنڈن)

لنڈن میں عید الفطر کی تقریب نہایت اہتمام کے ساتھ ۲۹ اگست کو عمل میں آئی۔ ہفتہ عشرہ قبل اس کے لئے دعوت نامے بھیج دیئے گئے تھے اور باوجود اس کے کہ یہ دن لوگوں کے لئے کام کا دن تھا۔ خدا تعالے کے فضل سے اس موقعہ پر بہت اچھا اجتماع ہو گیا۔ افراد جماعت کے علاوہ بہت سے انگریز۔ نیز ساؤتھ افریقہ۔ سوڈان۔ مغربی افریقہ۔ ٹیونس۔ سپین۔ ٹرکی۔ ایران اور ہندوستان کے افراد بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ اور مختلف ممالک کے افراد کی وجہ سے اس اجتماع میں ایک خاص لطف محسوس ہوتا تھا تمام احباب ایک دوسرے کے ساتھ ملتے اور بے تکلفی سے تعارف پیدا کرتے رہے۔

پریس کے نمائندگان میں سے انٹرنیشنل نیوز ایجنسی۔ ڈیلی ٹیلی گراف۔ ڈیلی ہیرلڈ Planet News اور Key Stone Agency کے نمائندگان وقت سے پہلے مسجد میں پہنچ گئے۔ ان میں سے بعض فوٹو گرافر بھی تھے۔ جنہوں نے مختلف مواقع پر اس اجتماع کے فوٹو لئے۔

پونے بارہ بجے کے قریب محترم جناب چودھری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن نے نماز عید پڑھائی۔ اور اس کے بعد نہایت احسن رنگ میں خطبہ فرمایا۔ جسے تمام حاضرین نے نہایت توجہ کے ساتھ سنا۔

خطبہ عید

آپ نے فرمایا۔ عید مسلمانوں کی ایک مقدس تقریب ہے۔ جو بعض قربانیوں کے بعد منائی جاتی ہے۔ تا ان قربانیوں کو ادا کرنے کے بعد خدا تعالے کے حضور جذبات تشکر کو پیش کیا جائے۔ اور اس پر خوشی کا اظہار کیا جائے۔ اس عید میں ایک اہم سبق ہمارے لئے مضمر ہے۔ کہ اگر ہم حقیقی اور دائمی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے ہمیں مستقل رنگ میں قربانیاں کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر اس کا حصول ناممکن ہے۔

نبی کی بعثت کا زمانہ بھی ایک روحانی عید کا زمانہ ہوتا ہے۔ جس کے بابرکت اثرات صدیوں تک ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت بھی ایک عید تھی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حضرت زرتشتؑ۔ حضرت کرشنؑ۔ کنفیوشس اور بدھ علیہم السلام کی بعثت میں بھی ایک عید مضمر تھی۔ پھر بالآخر یہ تمام عیدیں حضرت سرور کائنات نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت میں جمع ہو کر تمام دنیا کے لئے ہمیشہ کی عید کا موجب بن گئیں۔ آپ کو جو کلام "قرآن کریم" عطا ہوا۔ خدا تعالے نے خود اسکی حفاظت کا ذمہ لیا۔ کہ میں قیامت تک اسے محفوظ رکھوں گا۔ اور فرمایا کہ تم اگر ابدی خوشی حاصل کرنا چاہو۔ تو اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ کامیابیاں اور کامرانیاں تمہاری قدمبوسی کریں گی۔ ہر رات جو تم پر آئیگی۔ وہ برکات الٰہیہ کے نزول کا موجب ہوگی۔ اور ہر صبح جو تم پر نمودار ہوگی۔ وہ صبح عید ہوگی۔

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ساتھ اسی مستقل عید کے تسلسل میں ایک اور عید کا وعدہ بھی دیا گیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت میں پورا ہوا۔ آپ اس آخری زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ اور اس مقدس کام کو سرانجام دیا۔ آپ کے بعد آپ کے "موعود پسر" کی رہبری سے ہم نوازے گئے۔ اور اس کی غلامی کا شرف حاصل ہوا۔ آج اسلامی فوج کا علمبردار وہی پسر موعود ہے۔ جس کی پیدائش کی خبر ایک عرصہ پہلے سے دی گئی تھی۔ اگر آج ہم موجودہ نظام کو بدل کر حقیقی عید اور مسرت کا سامان پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اس موعود خلیفہ کی آواز کو سننا چاہیئے۔ اور اس کے گرد جمع ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ آواز اسکی آواز نہیں۔ بلکہ خدا کی آواز ہے۔ اور خدا کے ارادے ہمیشہ پورے ہو کر رہتے ہیں۔

محترم چودھری صاحب نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ انگریز قوم اپنے اندر بعض خاص صفات رکھتی ہے۔ اور انہی اوصاف کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے انہیں نوازا ہے۔ مگر قوموں کی حالت ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہا کرتی۔ جب کبھی ان میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ تو خدا کا سلوک بھی ان سے بدل جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بعض دفعہ قوموں کو نہایت نازک دوروں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ جہاں بڑی احتیاط کو کام میں لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ انگریزوں کو ڈنکرک میں جس قسم کے حالات سے گزرنا پڑا۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ مگر وہ وقت بھی اس قوم کے لئے اتنا نازک نہ تھا۔ جتنا کہ آج برطانوی قوم کا مستقبل ان صحیح یا غیر صحیح فیصلوں اور معاہدات کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو وہ ہندوستان اور فلسطین کے بارے میں کریں گے۔ خوشحالی اور آسائش عزت اور تکالیف کا زمانہ کسی قوم کے لئے ہمیشہ نہیں رہا کرتا۔ جو قومیں انصاف سے حکومت کرتی ہیں اور دنیا میں اچھے کام کرتی ہیں۔ ان کے نام تاریخ میں محفوظ رہتے ہیں۔

انگریز سیاستدانوں کو اس وقت نہایت احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے انہیں صحیح رنگ میں قوم کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔

ہم احمدی اس خدائی آواز کو جو مسیح کی آمد ثانی کے ساتھ دوبارہ بلند کی گئی ہے۔ انگریز۔ امریکن۔ ہسپانوی نیز فرانسیسی اطالوی اور دیگر اقوام تک پہنچاتے ہیں کہ وہ اس روحانی مائدہ کو قبول کریں۔ تا وہ حقیقی عید کے حاصل کرنے والے ہوں۔

خطبہ کے بعد محترم جناب چودھری صاحب نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ دعا کے بعد تمام احباب مسنون طریق پر ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے اور ایک دوسرے کو عید مبارک کا ہدیہ پیش کیا۔ یہ منظر بھی بہت دلکش تھا۔ مشرق و مغرب کالے اور گورے امیر اور غریب کا یہ ملاپ ایک عجیب کیف آور نظارہ تھا۔ ہر چہرہ خوش نظر آتا تھا۔ ملکوں کی مسافت اور نسلوں کا اختلاف اس ملاپ میں بالکل حائل نہ تھا۔ غرض اس پر لطف میل جول اور ایک دوسرے سے تعارف اور ملاقات کے بعد جملہ احباب کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ موسم کے غیر یقینی ہونے کی وجہ سے کھانے کا تمام انتظام کمروں میں کرنا پڑا۔ عورتوں کے لئے کھانے کا الگ انتظام تھا۔ اور مردوں کے لئے انتظام دو جگہ الگ الگ کیا گیا۔ الحمد للہ کہ یہ تمام کام نہایت عمدگی کے ساتھ انجام پایا۔ کھانے کے بعد کچھ احباب باغیچہ میں آزادی کے ساتھ مصروف گفتگو رہے۔ اور یہ عید کی پر مسرت تقریب تین بجے کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی طرف سے فن لینڈ کے مسلمانوں کے ایک سوال کا جواب

"سول ملٹری گزٹ" ۶ ستمبر ۱۹۴۶ء کے پرچے میں صفحہ ۲ پر فن لینڈ کے مسلمانوں کا یہ سوال جو "جامعہ ازہر" کے مفتی سے پوچھا گیا ہے۔ شائع ہوا ہے۔ جو یہ ہے کہ:۔

"اس دفعہ رمضان المبارک گرمیوں میں آیا ہے۔ اور یہاں پر ۲۲ گھنٹے کا دن ہے۔ اور صرف دو گھنٹے کی رات ہے۔ اس لئے روزہ کے بارہ میں کیا حکم ہے۔" خاکسار نے یہ سوال حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت میں لکھ کر روانہ کیا جس کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا۔ "کہ یہ تو کوئی سوال نہیں۔ آٹھ پہر کا روزہ رکھنا عام طور پر مسلمانوں

امریکہ میں تحریک بہائیت

بہائیوں کے راز کا افشاء

از قلم مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر شکاگو امریکہ

امریکہ میں بہائیوں کا معبد

شکاگو سے کوئی تیس میل شمال کیطرف ایک پُر فضا مختصر سے قصبہ وِلمٹ (Wilmeta) میں جھیل مشیگن کے کنارے ایک چھوٹی سی اونچائی پر ایک خوبصورت اور عالیشان گنبد نما عمارت نظر آتی ہے۔ اسے بہائی معبد (Bahi Temple) کہتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ عمارت جاذب نظر ہے۔ اور بہائی اسے "دنیا کا آٹھواں عجوبہ" قرار دیتے ہیں۔ جب کبھی کسی مقامی اخبار میں اس "معبد" میں کسی تقریری پروگرام کا اشتہار دیا جاتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس معبد کی چھوٹی سی تصویر اور اس کی خوبصورتی کا ذکر ضرور کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے بعض ناظرین کو دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔

بہائی معبد میں ایک دن

۲۳ جون کی اتوار کو خاکسار نے بھی امریکہ میں بہائی تحریک کے مطالعہ کی غرض سے اس معبد کے دیکھنے کا پروگرام بنایا۔ شکاگو سے برادرم نور الاسلام صاحب جو ہماری مقامی جماعت احمدیہ کے سیکرٹری ہیں میرے ساتھ تھے۔ نور الاسلام صاحب شکاگو میں ایک بہائی میاں بیوی کو جو یہاں بہائیت کی تبلیغ کرتے ہیں جانتے تھے۔ اس لئے ہم نے ان کو بھی ساتھ لے لیا۔ تاکہ ہم ان سے رستے میں بھی تبادلہ خیالات کر سکیں۔ خاکسار یہاں جو کچھ بہائیت کے متعلق احوال لکھے گا۔ ان کا ایک حصہ ان میاں بیوی سے اور ایک حصہ معبد میں لیکچرار سے گفتگو کا نتیجہ ہے۔

بہائی کتب خانہ میں

ہم کوئی تین بجے بعد دوپہر وہاں پہنچ گئے۔ عبادت اور تقریر کا پروگرام ۳½ بجے شروع ہونے والا تھا۔ اس لئے ہم اس وقت کے گزارنے کے لئے بہائی کتب خانہ میں جو معبد کی ایک گیلری میں ہے چلے گئے۔ خاکسار نے تمام کتب پر نگاہ دوڑانے کے بعد ان سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ کے پاس اقدس ہے؟ کتب فروش لڑکی جو بہائی تھی۔ "اقدس" کا مفہوم نہ سمجھ سکی۔ اُسے ایک دوسرے بہائی سے پوچھنا پڑا جس کے بعد ہمیں جواب ملا۔ کہ اقدس تو وہ نہیں رکھتے۔ خاکسار نے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس بہاء اللہ کی کوئی کتاب اصل زبان میں موجود ہے۔ اس کا جواب بھی نفی میں ملا۔ البتہ ایقان اور الواح کا انگریزی ترجمہ مل سکتا ہے۔ مگر بہائیت کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ ان ہر دو کتب میں بہائی "شریعت" کا کوئی اہم حصہ نہیں ہے۔ خاکسار نے پوچھا کہ بہائیت کے مطالعہ کے لئے سب سے اچھی کتاب کونسی ہے۔ تو انہوں نے New Era یعنی (عصر جدید) پیش کی۔ احباب کو علم ہوگا۔ کہ یہ کتاب ایک انگریز کی تصنیف ہے۔ کتب خانہ کے ایک طرف ایک الماری میں "عصر جدید" کے مختلف زبانوں میں تراجم کی ایک ایک نسخہ رکھا گیا ہے۔ جس سے زائرین پر یہ اثر ڈالنا مقصود ہے۔ کہ اس کتاب کا کتنی زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ ان میں سے ایک نسخہ کا نام "نئیو زمانو" ہے۔ اس پر "ہندوستانی کا ترجمہ" کا نشان دیا گیا ہے۔

۳½ بجے اصل پروگرام شروع ہوا۔ پہلے ہارمونیم بجایا گیا۔ پھر صدر نے ایک انگریزی دعا پڑھی۔ جو قریباً دو منٹ میں ختم ہو گئی۔ اس کے بعد ایک بہائی خاتون کی تقریر تھی۔ یہ مقررہ حیفا جا چکی ہیں۔ اور شوقی آفندی سے مل چکی ہیں۔ صدر نے اعلان کیا۔ کہ جن صاحب کو کوئی امر پوچھنا ہو۔ وہ بعد میں انفرادی طور پر الگ مل کر پوچھ سکتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار اور برادرم نور الاسلام تقریر کے اختتام پر مقررہ کے پاس گئے۔ بہائی خاتون نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ جس پر خاکسار نے معذرت کی۔ اور بتایا کہ ہمارے مذہب میں غیر محرم خواتین سے مصافحہ کی اجازت نہیں۔ اس پر اس نے کہا۔ کہ اسے اس اسلامی تعلیم کا حیفا میں علم ہوا تھا۔ اور پھر اس پر یہ اضافہ کیا۔ کہ بہائیت میں نہ صرف ان امور میں بالکل عبادت میں بھی کوئی قید نہیں جیسا کہ میں حیفا میں تھی۔ تو مسلمان بہائی عیسائی بہائی۔ بدھ بہائی سب اپنے اپنے طریق پر عبادت کرتے تھے۔ بہائیت سب مذاہب کو سچا سمجھتی ہے۔

بہائی نمائیندہ کے ساتھ گفتگو

خاکسار نے دریافت کیا کہ مجھے آپ کی کتاب اقدس کے دیکھنے کی خواہش تھی۔ لیکن اس معبد میں جو امریکہ میں بہائیت کا مرکز ہے۔ آپ کی اس اہم ترین کتاب کا کوئی نسخہ کسی زبان میں نہیں مل سکا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ کہنے لگیں کہ مشرقی اور مغربی ذہنیت میں بہت فرق ہے۔ مشرق میں روحانیت زیادہ ہے۔ اور انتظامی اہلیت کم۔ اس لئے وہاں پر بہائیت کے شریعت کے یعنی اقدس پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اور مغرب میں انتظامی مادہ زیادہ ہے۔ اور روحانیت کم۔ اس لئے یہاں پر ایقان کو پیش کیا جاتا ہے۔ خاکسار نے کہا کہ اقدس تو وہاں بھی آپ کی طرف سے شائع نہیں کی جاتی۔ لیکن یہاں پر بہائی شریعت کو پیش نہ کئے جانے پر تعجب ہوتا ہے۔ جواب ملا کہ اگر ہم اقدس کو شائع کر دیں۔ تو دنیا میں تہلکہ مچ جائے۔ ابھی دنیا اس تعلیم کے لئے تیار نہیں۔ چونکہ ہم وہاں پر مہمان تھے۔ اور ایک ہی امر پر لمبی بحث نہ کر سکتے تھے اس لئے ہم نے دوسرا سوال یہ پوچھا کہ آپ کہتی ہیں کہ بہائیت میں دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل ہے۔ کیا آپ بتا سکتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے نام

(۱۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مبلغ دس روپے مرسلہ آں محب مجھ کو پہنچے۔ خدا تعالےٰ آپ کو جزائے خیر بخشے آمین۔ میں آپ سے ایک خاص طور سے محبت رکھتا ہوں۔ یہ آپ کے اس دلی اخلاص کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ جو میرے دل کو محبت کیطرف کھینچتا ہے۔ اس عید[1] پر اکثر احباب جمع ہونگے۔ بہت تاکید کی گئی ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو سب دوست قادیان میں عید پڑھیں۔ لہذا بہت آرزو ہے کہ اگر ممکن ہو سکے تو آپ بھی اس عید پر تشریف لائیں۔ تا دوستوں کے مجمع کو دیکھ کر خوشی حاصل ہو۔ اور نیز سب دعا میں شریک ہوں۔ امید کہ ایک ہفتہ کی رخصت کے لئے کوشش کرینگے۔ اگر خدا تعالےٰ چاہے تو تعجب نہیں کہ مل جائے۔ مگر شاید ہفتہ کافی نہ ہو۔ دس دن ضروری ہوں۔ مگر کوشش کرنی چاہیئے۔ والسلام خاکسار:۔ مرزا غلام احمد ۲۲ مارچ ۱۹۰۰ء

[1] یہ عید آخری اس سال میں ہے۔ خدا جانے آئندہ سال میں کون زندہ رہے اور کون نہ رہے۔

نوٹ:۔ اس خط کے ملحقہ صفحہ پر ڈاکٹر صاحب مرحوم کی اپنی تحریر ہے۔ کہ دریائے گومتی کے کنارے جنگل میں بچے اکیلے چھوڑ کر خداوند تعالےٰ نے قادیان میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ۔ خاکسار خلیفہ رشید الدین

دنیا کی معاشی اور اقتصادی مشکلات کا کیا حل بہائیت نے پیش کیا ہے کہنے لگیں۔ کہ بہائیت کوئی خاص تجویز پیش نہیں کرتی۔ لیکن بہائیت کی تعلیم کے ماتحت خود بخود ہی یہ مشکلات حل ہو جائیں گی۔ خاکسار نے پوچھا۔ کہ آپ لوگ کہتے ہیں۔ کہ بہاء اللہ نے دنیا کو ایک "بین الاقوامی" زبان کی ترویج کا پیغام دیا ہے۔ لیکن کیا کوئی بین الاقوامی زبان بہائیت پیش بھی کرتی ہے۔ جواب ملا کہ بہائیت کوئی زبان اس مقصد کے لئے پیش نہیں کرتی۔ اقوام عالم خود ہی اس کے متعلق فیصلہ کر لیں گی۔ ہم نے کہا کہ کیا یہ صحیح ہے۔ کہ آپ امریکہ کے بہائی شوقی آفندی کو وہ عظمت نہیں دیتے۔ جو عبد البہا کو دیتے ہیں۔ بہائی مقررہ نے کہا۔ کہ ہاں یہ درست ہے۔ لیکن جب حیفا میں تھی۔ تو ایک دن میں نے کھانے پر شوقی آفندی سے پوچھا۔ کہ "شوقی آفندی! کیا آپ امریکہ نہ آئیں گے؟" تو آپ نے جواب دیا۔ کہ "ہرگز نہیں۔ یہ تو بچے کا فرض ہے۔ کہ ماں کے پاس آئے۔ مجھے امریکہ جانے کی کوئی ضرورت نہیں؟ لیکن عبد البہا خود امریکہ آئے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا مرکز بہائیت حیفا سے کوئی رسالہ یا میگزین بھی شائع ہوتا ہے۔ جس سے آپ کو مرکزی ہدایات ملتی رہیں۔ جواب ملا۔ کہ نہیں لیکن جب کبھی شوقی آفندی کو ہمیں کسی موقعہ پر کچھ لکھنا ہوتا ہے۔ تو وہ اپنے سکرٹری کی معرفت انگریزی میں لکھوا دیتے ہیں۔

میں نے پوچھا کہ آپ لوگوں نے یہاں پر ایک "معبد" تعمیر کیا ہے۔ کیا کوئی معبد حیفا میں بھی ہے۔ بہائی خاتون نے کہا۔ کہ نہیں۔ لیکن عشق آباد روس میں ہے۔ میں نے کہا۔ کہ آپ جانتی ہیں کہ روس میں تو آج کل مذہبی آزادی نہیں ہے۔ پھر کیا بہائی وہاں پر آزادی سے عبادت کر لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ آج کل وہ ایک زیارت گاہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا اب اگلا معبد حیفا میں بنانے کی تجویز ہے؟ جواب ملا نہیں۔ اگلا معبد طہران میں بنے گا۔ اس کے بعد جنوبی امریکہ میں اور اس کے بعد برلن میں۔ خاکسار نے دریافت کیا۔ کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ بہائیت تمام مذاہب کی تعلیم کو سچا سمجھتی ہے۔ مگر بہائیت تو اسلامی تعلیم سے بالکل مختلف خیالات لوگوں کے سامنے پیش کرتی ہے۔ جواب ملا کہ بنیادی صداقت کی بہائیت سب مذاہب میں معترف ہے۔ صرف سوشل قوانین موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق پیش کرتی ہے۔ میں نے کہا کہ مثلاً روزہ کو لیجیئے۔ بہائیت میں کتنے روزے فرض ہیں؟ جواب ملا کہ انیس۔ میں نے کہا کہ اسلام میں تو رمضان کا پورا مہینہ فرض ہے۔ پھر اس اختلاف کی کیا توجیہ

موجودہ وید یقیناً محرف مبدل ہیں

(۲)

(از مکرم ملک فضل حسین صاحب قادیان)

پنڈت لیکھرام صاحب کے اس دعویٰ کو غلط ثابت کر دینے کے بعد کہ "آج تک ویدوں پر تحریف کا الزام نہ کسی نے لگایا۔ اور نہ لگ سکتا ہے"۔ آج بتایا جاتا ہے۔ کہ ان کا یہ کہنا کہ وید اس لئے تحریف سے محفوظ ہیں۔ "کیونکہ پونا۔ بمبئی۔ بنارس۔ متھرا احمد آباد۔ کاٹھیاواڑ میں لاکھوں وید مقدس کے حافظ موجود ہیں"۔

پنڈت لیکھرام صاحب نے کہنے کو تو یہ کہہ دیا۔ کہ اس وقت وید کے لاکھوں حافظ موجود ہیں"۔ مگر نام کسی ایک کا بھی نہیں بتایا۔ ہم آریہ سماج سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ لاکھوں نہیں ہزاروں نہیں سینکڑوں نہیں پچاس نہیں بلکہ صرف پانچ ہی ایسے حافظان وید کے ایڈریس پیش کئے جائیں۔ جنہیں چاروں وید حفظ ہوں۔ لیکن ہم پورے وثوق اور دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اگر روئے زمین کے تمام آریہ بھی جمع ہو جائیں تب بھی وہ اس مطالبہ کو پورا نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر بطور تنزّل مان بھی لیا جائے۔ کہ ویدوں کے لاکھوں حافظ موجود ہیں۔ پھر بھی یہ بات ویدوں کے معتبر اور محفوظ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔ کیونکہ کسی کتاب کے بہت سے حافظوں کا پایا جانا خود پنڈت صاحب کے ایک دوسرے قول کی رو سے اس کے معتبر اور محفوظ ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ پنڈت صاحب قرآن مجید کی صحت و حفاظت پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"ہزاروں حافظوں کو (قرآن) حفظ ہونا اس کے معتبر ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ کیونکہ محمدؐ صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا قلمی نسخہ دنیا میں کوئی نہیں"۔

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۲)

پس اگر پنڈت صاحب کا یہ معیار درست ہے۔ تو پھر لازماً ماننا پڑیگا۔ کہ اس زمانہ میں وید کے لاکھوں حافظوں کا پایا جانا ویدوں کے معتبر اور محفوظ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔ کیونکہ ملہمان وید۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرا کے ہاتھ کا لکھا ہوا کوئی ایک نسخہ تو کجا کوئی ایک صفحہ یا سطر بھی آج دستیاب نہیں ہوتی۔ (۱) اپنے دعویٰ کی تائید میں پنڈت صاحب نے ایک اور دلیل یہ دی ہے کہ:۔

"وید کی قلمی کاپیاں موجود ہیں۔ کسی میں کوئی اختلاف نہیں۔ پٹن جموں۔ جے پور۔ بیکانیر جیسی ریاستیں تعنڈار ہیں۔ ان میں صدہا برس کی قلمی کاپیاں وید کی تاڑ پتر بھوج پتر سوتی کپڑوں اور روغنی کپڑوں پر لکھی ہوئی موجود ہیں"۔

اول تو یہ کہنا ہی غلط ہے۔ کہ وید کی صدہا برس کی قلمی کاپیاں مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔ کیونکہ اگر ویدوں کے قلمی نسخے ہندوستان کی لائبریریوں میں موجود ہوتے۔ تو بانی آریہ سماج کو سالہا سال تک ویدوں کی تلاش میں سرگردان کیوں ہونا پڑا؟ اگر ان کے زمانہ میں پٹن۔ جموں۔ جے پور۔ بیکانیر وغیرہ میں وید کے صدہا برس کے قلمی نسخے موجود تھے۔ تو آپ کو اپنی زندگی کے کئی سال ان کو حاصل کرنے میں کیوں صرف کرنے پڑے؟ مصنف ستیارتھ پرکاش کا سالہا سال کی تلاش بسیار کے بعد آخر جرمنی سے وید منگوانا اس امر کی بیّن دلیل ہے۔ کہ ان کے زمانہ میں ہندوستان کے اندر ویدوں کی صدہا سالوں کی لکھی ہوئی کاپیاں قطعاً موجود نہ تھیں۔ جیسا کہ ۱۵ جیٹھ ۱۹۸۲ء کے اخبار پرکاش میں شائع ہوا تھا۔ کہ "جب رشی دیانند کو پرچار کرنا پڑا۔ تو وید کی درست کاپی حاصل کرنے کے لئے رشی کو وید کی ایک کاپی جرمنی سے منگوانی پڑی"۔

(منقول از سناتن دھرم پرچارک (اے ترسیم جون) ۱۹۳۲ء)

دوسری بات یہ ہے۔ کہ ویدوں کے قلمی نسخے ہندوستان کی آب و ہوا میں صدہا سال تک محفوظ رہ ہی نہیں سکتے تھے۔ جیسا کہ شری پت پُتران یالٹی صاحب نے بھی لکھا ہے۔ کہ "ہندوستان میں جو پوتھیاں سب سے زیادہ پرانی ہیں۔ وہ گیارھویں صدی عیسوی سے پہلے کی نہیں ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا میں اس سے زیادہ زمانہ کی کتابیں رہ ہی نہیں سکتیں۔ وہ ٹوٹ پھوٹ کر برباد ہو جاتی ہیں۔" (رسالہ سرسوتی الہ آباد نومبر ۱۹۲۷ء صفحہ ۱۲۷۶)

اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ وید جو پہلے سینہ بسینہ آ رہے تھے۔ وہ ساتویں صدی کے بعد تک بھی قلمبند نہ ہوئے تھے۔ جیسا کہ مشہور چینی سیاح اِی تسنگ جو ساتویں صدی عیسوی میں ہندوستان آیا۔ اور کئی سال تک یہاں رہا۔ اور ملک کی سیاحت کی۔ اس نے اپنے سفرنامہ میں اس بارہ میں یوں گواہی دی ہے کہ "وید ایک ملک سے دوسرے ملک میں چلے آ رہے ہیں۔ یہ کاغذ یا پتوں پر نہیں لکھے گئے"۔

(اِی تسنگ کی بھارت یاترا ہندی مطبوعہ الہ آباد صفحہ ۲۸)

ساتویں صدی عیسوی تک ہی نہیں بلکہ دسویں صدی تک بھی وید حیطہ تحریر میں نہ آ سکے تھے۔ بلکہ گیارھویں صدی کے آغاز میں سب سے پہلے ایک کشمیری پنڈت نے انہیں قلمبند کیا جیسا کہ مشہور زمان مسلمان محقق علامہ ابوریحان البیرونی جو سنسکرت کا پنڈت اور ویدک لٹریچر کا ماہر خصوصی تھا۔ اس نے زمانہ قیام ہندوستان کے حالات بیان کرتے ہوئے۔ "کتاب الہند" میں لکھا ہے۔ کہ "برہمن لوگ وید کو لکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ کیونکہ ان کا اُچّارن (تلفظ) خاص تال سُروں سے ہوتا ہے۔ وہ قلم کا استعمال اس لئے نہیں کرتے کہ مبادا کوئی غلطی اور تحریری متن میں، کوئی زیادتی یا کمی نہ ہو جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ وہ کئی بار ویدوں کو بھول جانے کی وجہ سے کھو چکے ہیں۔" آگے چل کر یہی محقق ہمیں بتاتا ہے کہ "ابھی تھوڑے برس ہی گذرے ہیں۔ کہ کشمیری پنڈت مسمی وسُکر نے اپنی مرضی سے وید کو لکھنے اور اس کی شرح کرنے کا کام اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ یہ ایک ایسا کام تھا۔ جس کے کرنے سے دوسرے سبھی لوگ ہچکچاتے تھے مگر اس نے کرکے چھوڑا وجہ یہ کہ وہ ڈرتا تھا۔ کہ وید کہیں گم نہ ہو جائیں۔ کیونکہ وہ دیکھتا تھا۔ کہ لوگوں کے چال چلن دن بدن بگڑتے جا رہے ہیں۔ اور دھرم کی زیادہ پروا نہیں کرتے۔" (کتاب الہند کا ہندی ترجمہ "البیرونی کا بھارت" جلد اول مطبوعہ انڈین پریس الہ آباد صفحہ ۱۳۰-۱۳۱)

اس عینی شاہد کے مستند اور معتبر بیان کی بنا پر ہر ایک شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ وید زیادہ سے زیادہ دسویں یا گیارھویں صدی میں ضبط تحریر میں آنے شروع ہوئے۔ جس کو زیادہ سے زیادہ آٹھ نو صدیاں گذری ہیں۔ اور پھر عجیب تر بات یہ ہے کہ دسویں یا گیارھویں صدی کا کوئی ایک قلمی نسخہ بھی دنیا کے کسی ایک کتب خانہ میں بھی نہیں ہے۔ اگر کہیں کوئی ایک آدھ وید کا قلمی نسخہ موجود بھی ہے تو وہ بھی زیادہ سے زیادہ دو تین سو سال حد چار سو سال کا پرانا ہے۔ اب ناظرین خود ہی غور فرمائیں کہ ان ٹھوس تاریخی حقائق کی موجودگی میں یہ کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ دنیا میں اس وقت وید کی صدہا سال کی لکھی ہوئی کاپیاں موجود ہیں۔ اور جب صدہا سال کی لکھی ہوئی کاپیاں ہی موجود نہیں تو ان کی بنا پر پنڈت لیکھرام کا وید کو تحریف سے پاک قرار دینا کیونکر قابل قبول ہو سکتا ہے؟ اور اگر آریہ سماجی دوست پنڈت لیکھرام صاحب کے اس قول پر ہی مصر ہوں کہ پٹن جموں، جے پور بیکانیر میں جو سرسوتی بھنڈار ہیں۔ ان میں صدہا برس کی لکھی ہوئی کاپیاں موجود ہیں۔ اور وہ باہم ایک دوسرے سے مطابق ہیں تو انہیں چاہیئے کہ پٹن۔ جموں، جے پور۔ بیکانیر کی ان لائبریریوں کے نام اور پھر ان کی فہرستوں سے ویدوں کے ان قلمی نسخوں کا پتہ نشان بتائیں۔ جس وقت بھی آریہ سماجی اصحاب نے ہمارا یہ مطالبہ پورا کر دیا۔ ہم تھوڑے ہی عرصہ کے اندر انہیں ان میں تضاد ثابت کر دیں گے مگر حقیقت یہی ہے کہ پنڈت صاحب نے جو کچھ لکھا اپنی ذاتی تحقیق سے نہیں لکھا۔ بلکہ محض ادھر ادھر سے سن سنا کر لکھ دیا ہے۔

ہمیں اس سے انکار نہیں کہ دنیا کے مختلف کتب خانوں میں وید کے قلمی نسخے موجود ہیں۔ مگر ہم یہ نہیں مان سکتے کہ وہ سب کے ایک دوسرے کے مطابق ہیں۔

یورپ امریکہ اور ہندوستان کے فاضلوں اور محققوں نے انہی منتشر و پراگندہ نسخوں کی بنا پر سالہا سال کی ریسرچ اور محنت کے بعد ویدوں کے نسخے طبع کروا دیئے ہیں۔ جو عام طور پر بڑے بڑے شہروں میں معمولی داموں پر بآسانی مل سکتے ہیں۔

چونکہ قلمی نسخوں کا میسر آنا مشکل ہے۔ اس لئے انہی کی بنا پر طبع شدہ نسخوں کو سامنے رکھ کر ہم اپنے سماجی دوستوں کو بتاتے ہیں کہ ان کے نامی پنڈت کا یہ کہنا قطعاً درست نہیں کہ وید کے جسقدر بھی نسخے دنیا میں موجود ہیں۔ وہ باہم مطابق ہیں۔ لہٰذا وید تحریف سے پاک ہیں۔ چونکہ اخبار کے صفحات میں زیادہ گنجائش نہیں کہ ویدوں کے مختلف نسخوں کے باہمی اختلافات کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے اس لئے بطور نمونہ مشتے از خروارے بتایا جاتا ہے کہ قلمی نسخوں کی طرح مطبوعہ نسخہ ہائے وید میں بھی نمایاں اختلاف ہے۔

چونکہ چاروں ویدوں میں نمبر اول پر رگ وید ہے۔ اس لئے پہلے اسی کے ایک دو اختلاف بتائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد دوسروں کے متعلق بھی عرض کیا جائے گا۔ (باقی)

رپورٹ تعلیم القرآن کلاس بابت ۱۹۴۶ء

امسال اللہ تعالےٰ کے فضل سے تعلیم القرآن کلاس یکم اگست ۱۹۴۶ء سے شروع ہوئی۔ اور ۲۹ اگست ۱۹۴۶ء تک جاری رہی۔ نمائندگان کی کل تعداد جو اس کلاس میں شریک ہوئے ۵۹ تھی۔ جن میں پچاس کے قریب نمائندگان بیرونی جماعتوں سے تشریف لائے۔ اور بقیہ مقامی حلقہ جات کی طرف سے شامل تھے۔ اور تمام رمضان المبارک کے درس میں اور کلاس کے مختلف لیکچروں میں بھی شامل ہوتے رہے کلاس کو تین مختلف جماعتوں میں تقسیم کیا گیا تھا یعنے جماعت اول۔ جماعت دوم اور جماعت سوم یا سپیشل کلاس۔ ان میں حسب قابلیت نمائندگان کو ترتیب دیا گیا تھا۔ ان کے علاوہ صرف و نحو کی تعلیم کے لئے بھی دو فریق بنائے گئے تھے۔ جو نمائندگان کی قابلیت کے مطابق ترتیب دیئے گئے تھے پہلی جماعت کے طلباء نے ڈیڑھ سپارے کے قریب قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر پڑھا۔ اور دوسری جماعت نے چار سپارے معہ ترجمہ و تفسیر پڑھے سپیشل کلاس میں دونوں کلاسوں کو جمع کر کے قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھائے جاتے رہے۔ صرف و نحو کا درس ان کے علاوہ تھا۔

مورخہ ۲۸ رمضان المبارک کو نمائندگان کا امتحان لیا گیا۔ کامیاب ہونے والے طلباء کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) حوالدار محمد نصیب صاحب عارف جبلپور (۲) محمد یوسف علی صاحب منٹگمری (۳) مرزا سیف اللہ خان صاحب فاروق بہاولپور (۴) سیٹھ علی محمد صاحب سکندر آباد دکن (۵) بشیر احمد صاحب گھونرا (۶) چوہدری عبدالحفیظ صاحب فیروزپور (۷) ملک عطاء المنان صاحب لاہور (۸) چراغ دین صاحب عارف والا (۹) قاضی محمد شریف صاحب لدھیانہ (۱۰) غلام محمد صاحب از ہجکہ (۱۱) اللہ بخش صاحب ادرحمہ (۱۲) غلام حسین صاحب ادرحمہ (۱۳) دوست محمد صاحب ادرحمہ (۱۴) بشیر محمد صاحب ادرحمہ (۱۵) محمد حیات صاحب ادرحمہ (۱۶) محمد ابراہیم صاحب لاہور (۱۷) احمد الدین صاحب پاکپتن (۱۸) محمد رفیق صاحب چک نمبر ۵۳۵ (۱۹) محمد اکبر صاحب۔ فتح پور ضلع گجرات (۲۰) شیخ عبدالغنی صاحب نوشہرہ ککے زیاں (۲۱) عمر حیات صاحب تحصیل توبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور (۲۲) حمید علی صاحب چک نمبر ۵۶۵ ضلع لائلپور (۲۳) میاں خان صاحب سید اگھو لالہ موسیٰ (۲۴) عبدالسمیع طالبعلم امرتسر (۲۵) صوبیدار عبدالغنی صاحب دہلی حال قادیان۔ (۲۶) نذیر احمد صاحب کھارا (۲۷) غلام محمد صاحب جہلم (۲۸) غلام جیلانی صاحب فیروزپور (۲۹) احمد دین صاحب ضلع شاہ پور (۳۰) عزیز الدین صاحب پشاور قادیان (۳۱) صلاح الدین صاحب ناصر دارالانوار (۳۲) عبدالحق صاحب میک ورکس قادیان (۳۳) نصیر دین صاحب سٹور کوٹ روڈ۔

ان تمام نمائندگان کو چاہیئے کہ اپنے حلقہ میں پہنچتے ہی اپنی اپنی جماعت میں قرآن کریم کا درس جاری فرمائیں۔ اور مرکز میں رپورٹ ارسال فرمائیں۔

اس رپورٹ میں اس امر کا ذکر بھی نہایت مسرت کے ساتھ کیا جاتا ضروری ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قادیان میں تشریف آوری کے موقعہ پر تمام نمائندگان کو جو حضور سے ملاقات کی غرض سے ٹھہرے ہوئے تھے شرف ملاقات عطا فرمایا۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارے پیارے امام کو جس کی تحریک پر یہ بابرکت سلسلہ شروع ہوا ہے صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار عبدالسلام اختر ایم اے
سیکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی قادیان

لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ

یاد رکھو جنہوں نے آج کوتاہی کی ہوگی جنہوں نے آج اپنی قربانیوں میں کمزوری اور سستی دکھائی ہوگی جنہوں نے آج اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں بے توجہی اور بے پرواہی اختیار کی ہوگی ان کا کل ان کو اس نیکی کے راستہ سے بہت دور لے جائیگا

اللہ تعالیٰ ہی ان پر رحم کرے تو کرے۔ ورنہ ظاہری حالات کے لحاظ سے ان کی ایمانی حالت بہت خطرناک ہو گی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ گو سال کا زیادہ حصہ گذر چکا ہے مگر اب بھی ہو سکتا ہے کہ شہیدوں میں شامل ہونے کا موقع ہے۔

لفٹیننٹ ایچ ایم کلیم صاحب

جبلپور سے لکھتے ہیں

اس سے پیشتر میں کئی بار آپ کی ادویہ منگوا کر استعمال کر چکا ہوں جس سے مجھے ہر بار غیر معمولی طور پر فائدہ پہنچتا رہا ہے۔ اب مہربانی فرما کر میری والدہ صاحبہ کے لئے پچاس عدد سونے کی گولیاں اور اکسیر ذیابیطس ارسال فرمائیں

اکسیر ذیابیطس ایک ماہ کا کورس سات روپے۔ سونے کی گولیاں رجسٹرڈ ایک روپے کی چار عدد

طبیہ عجائب گھر قادیان

مرہم عیسیٰ

کاربنکل ہو یا ہری اور زہریلے پھوڑوں کا باذن اللہ حکمی علاج ہے۔ مرض کے نمودار ہوتے ہی فی الفور اس مرہم کو لگانا شروع کر دیں۔ کہ یہ مادہ سمی کی مدافعت کرتی اور پھیلنے نہیں دیتی۔ کو طیار کر کے اپنے طور پر پھوڑ دیتی ہے۔ کہ اس کی سمیت دل کی طرف ہرگز نہیں کرتی اور نہ بدن میں پھیلتی ہے۔ اس فعل میں دنیا کی کوئی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قیمت فی ڈبیہ خورد عہ متوسط عا علاوہ محصولڈاک۔ منیجر مرہم عیسیٰ فارمیسی محلہ دار العلوم قادیان پنجاب سے طلب کریں

اپنے پیسے کی قدر کریں

آج کل عمارتی سامان مشکل سے ملتا ہے پھر اگر اسے اناڑی لوگوں کے سپرد کر کے ضائع کرا لیا جائے تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اپنے پیسے کی قدر کریں۔ اور جب بھی ضرورت ہو۔ مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ ماہرین فن کی نگرانی میں اپنی عمارات نیز اس کے نقشے اور تخمینے تیار کرائیں

(منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ)

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ککروں، نظر کی کمزوری جیب وغیرہ آنے کے لئے نہایت زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ چھ ماشہ عہ۔ تین ماشہ ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

بعدالت جناب عبد اللہ خان صاحب سب جج درجہ اول پشاور

شیورام ولد شالگرام ساکن محلہ ڈوڈیریاں شہر پشاور ... مدعی

بنام

سید مظفر شاہ ولد سید عبد اللہ شاہ بذریعہ رائل جیل کمپنی ۱۵ عزرا سٹریٹ کلکتہ ... مدعا علیہ

اعلان دعویٰ مبلغ ۱۹۰۱ / ۱ / ۰ روپیہ

مقدمہ عہ ۲۴۴ نمبری پیشی ۹/۲۶ ۴۶

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں تاریخ پیشی ۹/۲۶ ۴۶ مقرر کی گئی ہے۔ چونکہ مدعا علیہ کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ھذا مشتہری کی جاتی ہے۔ کہ مدعا علیہ اصالتاً یا وکالتاً یا مختاراً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ بصورت خلاف ورزی کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۹/۲ ۴۶ بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے اشتہار ہذا جاری کیا گیا ہے

دستخط حاکم

مہر عدالت

بانجھ پن کا شرطیہ علاج

فم رحم بند ہو۔ رحم میں سردی ہو۔ یا گرمی یا سوء مزاج رحم کا یا کوئی خلط بلغمی یا صفراوی یا سوداوی کا یا بوجہ فربہی کے رحم میں چربی زیادہ ہو یا بہت لاغر ہو یا ریح غلیظ کا رحم میں پیدا ہونا مانع استقرار ہو تو بفضل خدا ہماری دوائی سے مکمل طور پر آرام ہو جاتا ہے۔ اور گوہر مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس چالیس دن گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

حکیم حاذق سید مہر علیشاہ دواخانہ فاروقی قادیان

... تو ... ماہ ... روپے کا وعدہ تھا کہ سال کے آخر میں دیں گے۔ بالاقساط مئی۔ جون۔ جولائی۔ اگست میں دینا تھا۔ لیکن دے نہیں سکے۔ بادہ جن کا قسط وار دینے کا ارادہ تھا۔ اب جبکہ

GOVERNMENT OF INDIA

DISPOSALS (SECTION ECS OF 2nd CATALOGUE)

ELECTRICAL ENGINEERING STORES, COMMUNICATION STORES, SCIENTIFIC INSTRUMENTS, ARMS, AMMUNITION.

Following types of stores are available for sale:

Electrical Machinery and Plant: Motors and generators; transformers; distribution, control and electrical apparatus; electrical furnaces and ovens; batteries and cells; refrigerating, heating and lighting appliances, etc. ***Typewriters and Office Machinery:*** Typewriters; duplicating and computing machines; etc. ***Electrical Wire, Cable and Fittings:*** Electrical wires—domestic and transmission; electric cables and fittings including fans and lamps etc. ***Radio Equipment:*** Receivers; transmitters; radio parts; valves and testing sets; etc. ***Telephone and Telegraph Equipment:*** Telephone and telegraph equipment excluding batteries, cells and wire; cable laying and linemen's apparatus; posts—timber and steel; etc. ***Survey and Optical Instruments:*** Binoculars; monoculars; telescopes; range finders; microscopes; watches; clocks, compasses; drawing instruments; etc. ***Photographic and Cinematographic Equipment:*** Cinema projectors; cine cameras; cameras; films including cine films; printing and developing material, including papers and chemicals. ***Searchlights, Floodlights and Signalling Lamps, etc.*** ***Small Arms:*** Rifles; shot guns and carbines; automatic weapons; machine guns; tommy guns; pistols; revolvers; small arms accessories, stores and components; bayonets; kukris; lances; swords; etc. ***Guns and Equipment:*** Guns of various sizes; infantry supporting weapons; bomb and flame throwers; rockets and projectiles, etc. ***Ammunition:*** Small arms ammunition; artillery, pyrotechnic, naval and infantry supporting ammunition; aerial bombs; civil and demolition explosives, etc.

Full details giving description and condition of stores, quantity, location, etc. and the method of tendering are contained in Section ECS of the Second Catalogue which is available at Re. 1/- from the addresses given below:

A. Regional Commissioners, Directorate General of Disposals at

Bombay - Mercantile Chambers, Graham Road, Ballard Estate.

Calcutta - 6, Esplanade East.

Lahore - G. P. O. Square, The Mall.

Cawnpore - 15/159, Civil Lines.

B. Dy. Regional Commissioners, Directorate General of Disposals at

Karachi - Variawa Building, McLeod Road.

Madras - United India Life Building, Esplanade.

C. All important Chambers of Commerce and Trade Associations.

Mail orders for the catalogue must be accompanied by Money Order or Indian Postal Order.

NOTE: Watch for further announcement regarding Section ECS of Third Catalogue which will contain a further list of stores available for disposal.

HGD

ISSUED BY THE DIRECTORATE GENERAL OF DISPOSALS, DEPARTMENT OF INDUSTRIES & SUPPLIES, NEW DELHI

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں - (مینیجر)

ایک عظیم الشان تبلیغی سکیم

بفضل خدا ہمارے تبلیغی مشن - یورپ امریکہ - افریقہ وغیرہ ممالک میں قائم ہیں - ان کو انگریزی تبلیغی لٹریچر کی سخت ضرورت ہے - ان کے اس کام میں مدد کرنے کے لئے اگر ہمارے احباب ہم کو صرف تین روپیہ روانہ کریں گے - تو ہم دس تبلیغی کتابوں کا رعایتی قیمت کا سیٹ جس مشن کو وہ چاہیں بذریعہ رجسٹرڈ روانہ کریں گے اسطرح ہمارے احباب کی طرف سے مشن کو تبلیغ کے کام میں سہولت ہوگی اور انکو تمام جہانگیں تبلیغ کرنیکا ثواب حاصل ہو گا اس کے علاوہ جو احباب اس تبلیغی سکیم میں حصہ لیں گے - ان کے نام کی ایک فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں ہر ماہ برائے دعا ارسال کی جائیگی - انشاء اللہ تعالےٰ

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

موٹر سائیکلیں خریدیئے

ہمارے ہاں سیکنڈ ہینڈ مگر بہت اچھی حالت میں بی - ایس - اے اور نارٹن موٹر سائیکلیں اور ان کے پرزہ جات مل سکتے ہیں - بی - ایس - اے کی قیمت -/۸۰۰ اور نارٹن کی -/۷۰۰ جوہٹ ڈلیوری ہے - خواہشمند احباب آرڈر کے ساتھ -/۲۵ فیصدی ایڈوانس بھیج دیں - امیر الدین اینڈ کمپنی مرچنٹس

پوسٹ آفس جورہٹ (آسام)

اعلان نکاح

مکرمی سعید احمد ولد غلام محمد ساکن قادیان کا نکاح ہمراہ سردار بیگم بنت محمد شفیع قوم ارائیں سے بعوض پانچ صد روپیہ حق مہر میں قرار پاکر مسجد مبارک میں پڑھا گیا -

العبد

محمد رفیع پسر محمد شفیع ساکن قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ وائسرائے ہند نے مسٹر محمد علی جناح کو دہلی تشریف لانے کی دعوت دی ہے۔ تاکہ ان سے ملاقات ہو سکے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ پھر مسلم لیگ کو عبوری حکومت میں شریک کرنے کی خاطر مسٹر جناح کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ فلسطین کانفرنس میں شامی نمائندہ نے وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر کے جواب میں کہا۔ عرب ممالک فلسطین میں یہودی ریاست قائم کئے جانے کے سخت خلاف ہیں۔ عرب بھی مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کے متمنی ہیں۔ لیکن وہ یہودی ریاست کبھی بھی بننے نہ دیں گے۔

بمبئی ۱۱ ستمبر۔ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کی طرف سے بذریعہ تار مسٹر جناح کو ان کے موجودہ رویہ پر مبارکباد دی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر مسلمانوں کو دبایا گیا تو کربلا کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

قاہرہ ۱۱ ستمبر۔ طرابلس میں غیر آئینی داخلہ کی کوشش کرتے ہوئے اطالویوں کے چار جہاز گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جہاز سسلی سے روانہ ہوئے تھے۔

سری نگر ۱۱ ستمبر۔ شیخ محمد عبد اللہ کے حکم سزا یابی کے معاً بعد سری نگر میں ہڑتال ہو گئی۔ اور عوام نے مظاہرے کرنے شروع کر دئے ہیں۔ شہر کے مختلف مراکز میں جنگی پہرے بٹھا دئیے گئے ہیں۔

کلکتہ ۱۲ ستمبر۔ مشرقی بنگال کے بعض علاقوں میں فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں۔ لوٹ مار اور آتشزدگی کی وجہ سے سینکڑوں افراد خانماں ویران ہو گئے ہیں۔

بمبئی ۱۲ ستمبر۔ آج شب کو شہر کے ایک علاقہ میں چھرا گھونپنے کی دو اور وارداتیں ہو گئیں۔ اس علاقہ میں بھی کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ فساد شروع ہونے سے لے کر اب تک ۲۴۵ اشخاص ہلاک اور ۷۸۶ مجروح ہو چکے ہیں ۲۸۰۰ سے زیادہ اشخاص کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

کلکتہ ۱۲ ستمبر۔ شہر میں بالکل امن ہے۔ پولیس کو کسی واردات کی اطلاع نہیں ملی۔

کلکتہ ۱۲ ستمبر۔ آج بنگال اسمبلی کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ ایک کانگرسی ممبر کی طرف سے عدم اعتماد کی تحریک پیش کر دی گئی ہے۔ اسمبلی کے سیکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ بعض مخصوص حالات کی بنا پر تا اطلاع ثانی اسمبلی ہال کی وزیٹرز گیلری بند کر دی گئی ہے۔

کانپور ۱۲ ستمبر۔ مقامی کارخانوں کے ۱۲ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ مزدوروں اور کارخانہ داروں کے درمیان سمجھوتہ کی تمام کوششیں ناکام رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی گورنمنٹ اس قسم کی ہڑتالوں کو روکنے کے لئے ایک خاص بل پاس کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ مسٹر جگ جیون رام لیبر ممبر حکومت ہند نے تمام صوبوں کے لیبر ممبروں کی ایک کانفرنس بلائی ہے۔ جس میں ہندوستان کے مزدوروں کی مشکلات پر غور کیا جائے گا۔

مدراس ۱۲ ستمبر۔ امید ہے کہ ۲۰ ستمبر تک انڈونیشیا سے آٹھ ہزار ٹن چاول مدراس کی بندرگاہ میں پہنچ جائیگا۔ پچاس ہزار ٹن گیہوں کینیڈا سے عنقریب ہندوستان پہنچنے کی توقع کی جاتی ہے۔

پیرس ۱۱ ستمبر۔ صلح کانفرنس میں یونان اور بلغاریہ کے مسئلہ نے ایک نئی الجھن پیدا کر دی ہے۔ اس کے علاوہ ہنگری اور چیکوسلواکیہ کے درمیان سرحد کی تبدیلیوں کے متعلق بھی تنازع پیدا ہو گیا ہے۔ ان اختلافات کی بنا پر روس اور جنوبی طاقتوں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع ہوتی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ صدر پنجاب مسلم لیگ نے ایک بیان میں کہا۔ ہم پُر امن طریقوں سے حکومت ہند کی مشینری کو معطل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر اس میں کامیاب نہ ہوئے۔ تو ہماری تحریک کوئی اور شکل اختیار کرے گی۔ جس کی اس وقت وضاحت نہیں کی جا سکتی۔

لاہور ۱۱ ستمبر۔ سونا ۹۸/-/- چاندی ۱۶۷/- پونڈ ۷۰/-/- امرتسر سونا ۱۰۲/۵۲/-

لائلپور ۱۱ ستمبر۔ گندم ۹/۱۰/- گندم فارم ۹/۱۲ گڑ ۲۱/-/- تا ۲۳/- شکر ۲۳/۸ تا ۲۵/- آٹا ۱۰/۸/- گھی دیسی ۱۹۲/-/-

بمبئی ۱۲ ستمبر۔ مسٹر محمد علی جناح نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ وائسرائے نے انہیں لکھا ہے۔ کہ جتنی جلدی ہو سکے دہلی آ کر مجھ سے ملاقات کریں۔ مسٹر جناح غالباً اتوار کو دہلی روانہ ہو جائیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسلم لیگ کے ڈائرکٹ ایکشن کے فیصلہ کے بعد ملک میں جو نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے سلسلے میں یہ ملاقات ہو گی۔ اور وائسرائے مسٹر جناح سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ نئی عبوری حکومت میں شامل ہونے کے متعلق پنڈت نہرو کی تازہ اپیل پر دوبارہ غور کریں۔

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ حکومت ہند کے محکمہ خوراک کے انچارج ڈاکٹر راجندر پرشاد نے سنٹرل فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے افسروں اور کلرکوں کے سامنے ایک تقریر کی۔ جس میں آپ نے کہا۔ میں محکموں کی انتظامی الجھنوں کو نہیں جانتا۔ اس وقت تک میرا کام حکومت پر نکتہ چینی کرنا رہا ہے لیکن اب سارے ملک کی خوراک کا انتظام کرنے کی ذمہ داری مجھے سونپ دی گئی ہے اس لئے محکمہ کے افسروں اور ماتحتوں کو میرے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہم خوراک کے متعلق عوام کی مشکلات کو دور کر سکیں۔ محکمہ کے سیکرٹری نے یقین دلایا۔ کہ وہ اور ان کا عملہ نئے فوڈ ممبر کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں گے۔

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ مسٹر آصف علی نے متحدہ انڈین ریلوے مینز فیڈریشن کے سیکرٹری کو یقین دلایا ہے۔ کہ اگر وہ ملازمین کی ہڑتال بند کرا دیں۔ اور صحیح طریق سے اپنی جائز شکایات پیش کریں۔ تو حکومت ہمدردی کے ساتھ ان پر غور کرے گی۔

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ یکم اکتوبر سے اخبارات کو کاغذ کا کوٹہ موجودہ مقدار کی نسبت ۲۵ فی صدی زیادہ دیا جائیگا۔

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ حکومت ہند کے فیصلہ کے مطابق ۳۰ ستمبر سے ٹائپ رائٹروں پر سے کنٹرول ہٹا دیا جائے گا۔